رجسٹرڈ داک نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۴- فروری سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۷

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقائد اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	حیات المسلمین	۸۰ر
اُردو کی تیسری کتاب	۴ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	۸ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶ پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اُردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۱۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۱۳ر	تحقیق بائبل	۱۴ر
شبد و غزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۱۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد و غزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۱۲ر	تواریخ بائبل	عہ
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۱۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول {من تصنیف ایڈورڈ ای آسٹن صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۱۸

صحت جسمی {من تصنیف قاضی میر محمد۔ کوئٹہ۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس {من تصنیف عبدالاحد ازکارکرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۹۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی پادری نگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم {من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض {۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ "ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے" کتاب کی قیمت صدا گنی قیمتی ہے +

ویدک شایستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱ر +

ذات و چار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲ر +

دائی گری {من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۴ر۔ فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِس لئے ہر ایک خاندان میں اِس کی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران {یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۴ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہو جائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ بھگیل سنگھ بنردار۔ ۲۔ امبادی ٹوکری۔ ۳۔ سدیک جیون ۴۔ بیں رسدا پھر داہاں۔ ۵۔ پھرکی۔ ۶۔ ایک کُتی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھا گئی + ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول و دوئم ۵ر +

رابنسن کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر +

طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر

روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح ۴ر +

طریق دعا ۴ر + روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴ر +

نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۴ فروری ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

(۱) گلدستہ اخبار صفحہ ۳
(۲) اخبار کی بہار " ۴
(۳) کلام کے نظارے وغیرہ وغیرہ ایڈیٹر " ۵
(۴) اقتباس مفید کہانی پھولوں کی تیاری " " ۶
(۵) نافعل قرآنی پر آثار کے دسلوری مسٹر حاکم علی " ۸
(۶) صرف ایمان مسٹر میر عالم " ۹
(۷) ہماری قومی حیثیت مسٹر سوختہ " ۹
(۸) طاعون کے لئے دعا یا دعا کرنا بہتر ہے؟ مسٹر تی صفحہ ۱۰
(۹) مجھے اپنے ہمراہ کیا لیجانا پڑیگا ترجمہ از انگریزی رسالہ " ۱۰
(۱۰) مالیر کوٹلہ میں مسیحی جلسہ مسٹر جن خان " ۸
(۱۱) میاں بیوی کا دینی مناظرہ مسٹر این بیلی " ۱۱
(۱۲) روح القدس کی تلمڈی ڈوری پادری این پریداس " ۱۲
(۱۳) مسیحی مورس وغیرہ مترجم بیل جیری " ۱۳
(۱۴) محبت مسیح مسٹر کشتہ " ۱۳
(۱۵) انتخاب الاخبارات " ۱۳

گلدستہ اخبار

بلگیریا کے بڑے دیوان سڈن میں آئے ہوئے ہیں اور تمنا کرتے ہیں کہ وہاں روپیہ اور کمپنیوں کا انتظام کرینگے تاکہ سب نئے ملکوں ریلیں اور تجارت جاری ہو جاوے

قسطنطنیہ میں ایک گورنمنٹ کی طرف سے گرونیڈ کانسل فراہم ہوئی جس میں سب بڑے لوگ اور نیز مذہبی سرگروہ بھی شامل تھے اور انہوں نے طے کیا کہ جو یورپ کی بڑی سلطنتوں نے صلاح دی ہے۔ اس کے مطابق عہد پیمان کرنا چاہیے۔ یہاں آجکل روپیہ کی بہت قلت ہی رہی ہے۔ یہاں تک کہ کسیکو دسمبر کی تنخواہ نہیں ملی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روپے کی قلت کی وجہ سے ترکی لوگ لڑ نہ سکینگے۔

گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ سب پولیس کے افسر اور سپاہی اپنی رخصت سے واپس بلائے جاویں تاکہ ویسٹ منسٹر اور مانچسٹر میں کافی نگرانی رہے۔

اور جو عورتیں گرفتار ہوئی ہیں۔ ان میں سے اکثروں نے بیان کیا ہے کہ اب تک انہوں نے یہی کیا ہے۔ لیکن آئندہ کو ایسی خرابی مچائینگی کہ لوگوں کا وہاں رہنا مشکل ہو جائیگا۔ اور گورنمنٹ کو مجبوراً منظور کرنا پڑے گا کہ عورتوں کو پارلیمنٹ وغیرہ میں شل آرمینگ ووٹ دینا اور شریک ہونے دیں۔

آسٹریلیڈ سے بھی خبر آئی ہے کہ ڈربین میں عورتیں دوکانوں وغیرہ کی کھڑکیاں اور شیشے توڑنے میں گرفتار ہوئی ہیں۔

امریکہ میں بھی اس کا اثر پڑا ہے۔ اور وہاں بھی عورتیں جھنڈی لیکر اور قطاروں میں چلکر سپیچ وغیرہ دیتی ہیں لیکن جیسا حال آجکل انگلستان میں ہے۔ ویسا کہیں نہیں ہے۔

افسوس بارش نہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان کے کئی ایک حصوں میں قحط کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ احمد نگر علاقہ بمبئی میں تو قحط زوروں پر ہے لیکن خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر آسمان نے ہندوستانیوں کی حالت زار پر ایک دو آنسو بھی نہ بہائے۔ تو پنجاب بھی قحط کے پنجے میں پھنس جاویگا خدا نہ کرے۔

پیرس میں ایک نیا فیشن نکلا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عورتیں جوتوں کے بکلسوں میں گھڑیاں لگاتی ہیں۔ خوب ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔
پاپوش میں لگا دی کرن آفتاب کی

افغانستان میں اشیاء خوردنی کی کمی کے باعث گندم ملک سے باہر لیجانے یا بھیجنے کی قطعی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ریڈیم پیلس کے نام سے پیرس کے دارالخلافہ فرانس میں ایک عالیشان مکان تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس کی افتتاح سال آئندہ میں ہوگی۔ اس محل پر کل لاگت کا تخمینا اٹھائی لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ یہ محل ریڈیم وہات کے تجربات کے لئے مخصوص ہوگا۔ ریڈیم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ یہاں موجود ہیگا اس وہات نے بھی دنیا کے تمام کیمیائی مسئلوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔

مدراس کی طرف آجکل ایک ہندوستانی مسیحی بنام ٹمپل مسٹر ایل۔ ڈی پیلائی کے واسطے ہر خاص و عام کوشش کر رہا ہے کہ کونسل کے ممبر ہو جائیں۔

ہند میں بھی ایک نیا قانون جاری ہوا ہے۔ یعنے کہ ہر کتاب کے مصنف کا حق اس کی کتاب پر زندگی بھر اور مرنے کے بعد پچاس برس تک رہیگا۔ اس سے قبل ۴۲ برس کے بعد مصنف کا حق نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اسے جو چاہے چھاپ سکتا تھا۔

مینپوری کرونیشن کے منتظمان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ لوگ اسے ابھی سے اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ اور نیز بہت اسمیں شریک ہونے کی بھی تیاری کریں۔ کرونیشن دو ایک ماہ کے بعد ہوگی۔ ٹھیک وقت پر بتلایا جائیگا۔

لنڈن کے سیاسی حلقے امید دلا رہیں کہ روائی نہ ہوگی کیونکہ حالت ٹرکی نازک ہو رہی ہے۔

معلومات قسطنطنیہ سے ظاہر ہے کہ عثمانی فوجوں کی حالت اس قابل نہیں ہے کہ روائی میں بڑھ کر رہے۔

اخبار کی پہلی

لال موسلے اور زیر آباد کے درمیان کارپورل بارٹلٹ کا قتل جو ۲۶ جنوری کی رات کو ہوا۔ قدرتی طور پر حکام کو تشخیص میں ڈال رہا ہے۔ اب انہوں نے ڈھائی ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان اس شخص کے لئے کیا ہے جو قاتل کا سراغ دے یا اس کو پکڑوا دے۔ انعام میں سے پانچ سو تو پلٹن نے دیا ہے۔ جس کے ساتھ مقتول کا تعلق تھا۔ ایک ہزار روپیہ محکمہ ریلوے نے اور ایک ہزار محکمہ پولیس نے دیا ہے جو خفیہ ارڈر ریلوے پولیس نے دیا ہے۔ خفیہ اور ریلوے پولیس کے خاص افسر اس جرم کی تحقیقات کے لئے گئے ہیں۔

پیرس (فرانس) پر مقدمہ چل رہا ہے۔ جو موٹر کاروں پر سوار ہو کر دن دہاڑے ڈاکے زنیاں کیا کرتے تھے۔ عدالت نے ۱۶ دن خاص اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ۷۰ دن تک گواہاں کی شہادت ہوگی۔ چار دن فریقین کو جرح کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ایک دن سرکاری وکیل کی تقریر کے لئے۔ اور تین دن وکیل ملزمان کی صفائی پیش کرنے کے لئے رکھے ہیں۔ جیوری کو ۵۰ سوالات کے جواب دینے پڑینگے

لندن، ۱۰ فروری۔ جنگی خبریں اس وقت صرف ترکی ذرائع سے آتی ہیں۔ قسطنطنیہ کے مراسلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریوں کی فوج میمنہ شتلجہ عزالدین اور دوسرے دیہات کو آگ لگا کر پسپا ہو رہی ہے۔ بلغاروی فوج پلوں کو برباد اور ریلوے کو بے کار کرتی جاتی ہے۔ اب بجائے شتلجہ کے جزیرہ نمائے گیلی پولی جنگ کا تھیٹر بن گیا ہے۔ جہاں بلغاروی شاید دردانیال کے قلعوں پر خشکی کی طرف سے حملہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شتلجہ پر عقب کی جانب سے دھاوا کرنے کی کوشش کریں۔

قسطنطنیہ ۱۰ فروری۔ ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ قیم نے جس کی جمعیت کا ایک حصہ گیلی پولی میں فراہم ہوا ہے۔ ۱۴ ماہ حال کو دریائے کاواک کی جانب ایک جنگ بھیجی دن بھر لڑائی جاری رکھنے کے بعد ہم اپنی قرارداد کے مطابق پیچھے ہٹ آئے۔ لیکن بلغاروی ہمارا تعاقب نہ کر سکے۔ فوج قیم کے ایک دوسرے دستے نے میرفیٹو کے مقام پر قبضہ کر لیا جو بحیرہ مارمورا کے ساحل پر واقعہ ہے۔ ترکی جنگی جہاز روف نے دشمن کی فوج کے اس دستے کو سخت نقصان پہونچایا جو چرکوئی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

صوفیہ ۱۰ فروری۔ جنرل سیووف نے افواج کے نام ایک حکمنامہ جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ترکوں کا یہ خیال غلط تھا کہ گفت و شنید صلح کی تاویل سے ان کے لئے وقت نکال آئے گا۔ بلغاریوں کو اپنی فوجیں جمع کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اور اب وہ سابق کی نسبت جنگ کے لئے زیادہ مستعد ہیں بلغاروی اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ یا تو میدان جنگ میں صلح کی من مانی شرائط پر دستخط کرائیں گے یا بصورت دیگر ترکوں کو سمندر پار بھگا دینگے

لندن، ۱۰ فروری۔ ریٹر کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے تار دیتا ہے کہ گیلی پولی میں لڑائی کے متعلق جو سرکاری بیانات شائع ہوئے ہیں۔ اُن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ترکوں کو پسپا ہونا پڑا گو روائی کے مفصل حالات ابھی معلوم نہیں ہوئے۔ لڑائی غالباً خونریز نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ بولیر کے خطوط حرب سے (جہاں فوجی طاقت کا جزو اعظم جمع ہے) باہر کی طرف واقع ہوئی ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترکوں کی تازہ دم فوج گرویوں کی پہاڑیوں میں اچھی طرح ثابت قدم نہیں رہی

نیوز ریلیٹیڈ میں دودھ دوہنے کی ایک نئی مشین پیٹنٹ کرائی گئی ہے۔ اس کی بناوٹ نہایت سادہ ہے۔ چار چاندی کی نالیاں دو دو انچ لمبی ایک چھوٹی سی المونیم کی دوات سے لگی ہیں۔ اور اس کیساتھ ایک بڑی نالی ۱۸ انچ لمبی ملحق ہے۔ جو برتن کے اندر رکھی جاتی ہے۔ چاندی کی نالیاں گائے کے تھنوں کے ساتھ لگا دی جاتی ہیں۔ یہ آلہ آسانی سے صاف کیا جا سکتا اور اتنا چھوٹا ہے۔ کہ آسانی سے جیب میں لیجایا جا سکتا ہے۔

بلگیرین لوگوں کی لڑائی اب دو ایک روز میں پھر جاری ہونے والی ہے۔ کیونکہ ترکیوں نے ایڈریانوپل اور جزائر ایجین کے دینے میں ضد کی۔ اور بلگیرین لوگوں نے کہا تھا کہ اگر یہ پوری شرائط نہ مانیں گے تو صلح نہ ہو سکیگی۔ اور اس مرتبہ لڑائی شروع ہونے پر وہ خاص زور ایڈریانوپل پر دیں گے اور پوری امید کرتے ہیں کہ دو یا تین دن کی لڑائی میں ایڈریانوپل کو فتح کرینگے۔

لیڈی ہارڈنگ نے ترکی عورتوں اور بچوں کے لئے جو چندا جمع کیا تھا۔ اس کے متعلق ۲۳ ہزار روپے قسطنطنیہ بھیجے گئے ہیں۔

فرانس کی گورنمنٹ کے نئے پریذیڈنٹ ایم پانیکیر بنے ہیں۔ اور ان کی تقرری سے کل یورپ کی سلطنتیں خوش ہیں۔ کیونکہ جب یہ وزیر تھے تب اُن کی نیت صلح مندی کی طرف بہت تھی۔

ترکیوں نے بھی لڑائی پر کمر ہمت باندھی ہے اور حکم دیا ہے کہ کل افسر اور سپاہی جو رخصت پر گئے تھے دو روز کے اندر واپس اپنی جگہ پر پہونچ جاویں۔ بلگیرین وزیر اعظم نے لندن میں اپنے ایلچیوں کو حکم دیا ہے کہ جس وقت دے دیکھیں کہ صلح کی اُمید نہیں ہے۔ اسی وقت دے میدان جنگ پر جنرل سیووف کو تار دیں کہ جنگ شروع کی جائے۔ ان کی خواہش ہے کہ فروری مہینہ میں جنگ ختم کر کے واپس اپنے کاشتکاری کے کاموں میں پہونچ جاویں۔ ورنہ کال کا اندیشہ ہے۔

یونانیوں نے بیزانی پر حملہ شروع کیا اور توپوں کے ذریعہ سے ترکیوں کو بھگا دیا۔ مونٹی نیگرو نے ترکی سلطنت کے تقسیم ہونے پر سکوتری ایپک اور رنکوڈ اصوبے مانگے ہیں اور سرویہ نے البانیہ اور سرویہ کی سرحد ایڈریاٹک سے ۱۰ میل اور جھیل پانیشہ اور اوکریدا کے درمیان کی اراضی رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ بلگیریا نے رومانیہ کو سلسٹریہ کے جنوب میں کچھ حصہ سمندر تک دینے کا وعدہ کیا ہے اور اس وعدے کے بعد دونوں کے درمیان اب کچھ اختلاف باقی نہیں رہا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱

قدیم زمانہ کی طول عمریاں۔

شروع زمانہ دنیا میں لوگوں کی عمریں ایسی قلیل نہ تھیں جیسی کہ اب اس زمانہ میں ایک آدمی ۳۰ یا ۴۰ برس میں بڈھا ہو جاتا اور ۵۰ یا ۶۰ برس کے بعد مر جاتا ہے شروع زمانہ کی عمریں بائیبل کی پہلی کتاب پیدائش سے حسب ذیل ملتی ہیں۔

(۱) آدم کی عمر ۹۳۰ برس کی ہوئی۔

(۲) آدم کے بیٹے سیت کی عمر ۹۱۲ برس کی ہوئی۔

(۳) سیت کے بیٹے انوس کی عمر ۹۱۰ برس کی ہوئی۔

(۴) انوس کے بیٹے قینن کی عمر ۹۰۰ برس کی ہوئی۔

(۵) مہلایل کی عمر ۸۹۵ برس کی ہوئی۔

(۶) یرد کی عمر ۹۶۲ برس کی ہوئی۔

(۷) متوسلح کی عمر ۹۶۹ برس کی ہوئی۔

(۸) لمک کی عمر ۷۷۷ برس کی ہوئی۔

نوح کے زمانہ تک اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک یہ طول عمری جاری رہی لیکن اس کے بعد بتدریج یہ رفتار عمر گھٹتی گئی۔ اور اب تک یہ کمی کی صورت میں چلی آتی ہے۔ اور اب زمانہ موجودہ میں تو اس کا کمی کا رخ انسانی زندگی کے خاتمہ ہونے کا اور آخری زمانہ کے نزدیک ہونے کا ایک ظاہرہ ثبوت نظر آتا ہے۔ بہ مقابلہ گزشتہ زمانوں کے زمانہ حال کی عمریں کچھ بھی نہیں۔ اور یہ سب تنزلی باعث زیادتی گناہوں کی ہے۔ جس قدر عمل گناہ بڑھتا گیا اسی مقدار سے عمریں کم ہوتی چلی گئیں۔ اور اب یہ آخری زمانہ ہے۔ جس میں عمریں صرف چند برسوں پر مشتمل ہیں۔ اور گناہ بھی درجہ عروج تک پہونچا ہوا ہے۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

بقیہ ردّ دلیل اول

قولہ ۱۔ جب سے تبلیغ اور کلام الٰہی کے نازل ہونیکا سلسلہ شروع ہوا ہے ہمیشہ اور قدیم سے انسان ہی رسالت کا منصب پاکر دنیا میں آتے رہے ہیں۔ الخ

اقول ۱۔ نبیوں اور رسولوں کے حال میں یہ درست ہے۔ لیکن وہ اس لائق نہ تھے کہ نجات اور شفاعت کے مشکل اور بھاری کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ اس لئے اس سلسلے سے بڑھ چڑھ کر ایک الٰہی شخص کی ضرورت تھی جو گناہ اور آلائش سے بالکل پاک اور بے لوث رہا ہو۔ نہ انسانی فطرتی گناہ اور نہ فعلی اور عملی گناہ اس سے سرزد ہوا ہو۔ بلکہ الٰہی اور عالم بالا سے ہو جس سے یہ بڑا کام عمل میں آسکے چنانچہ اس کام کے لئے کلمۃ اللہ۔ روح اللہ بلکہ روح منہ جو دونوں جہانی الدنیا اور آخرت ہو سکتا تھا بھیجا گیا۔ جس کی خبر انجیل مقدس دیتی ہے۔ اور قرآن رد کرتا ہے۔ جبکہ کہتا ہے مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ۔ الخ سورہ مائدہ رکوع ۱۰ حالانکہ بہت دوسرے مقامات میں وہ صاف الفاظ میں اقرار ہی ہے کہ یسوع مسیح کلمۃ اللہ و روح اللہ اور معصوم اور زندہ اور الوالعزم ہے۔ اور یہ صفات حمیدہ انسان ضعیف البنیان میں پائی جانی ناممکنات میں سے ہے۔ اور علاوہ ازیں اس کے خوق العادت کام اور معجزات اور اعلےٰ تعلیمات اس کی مندرجہ بالا صفات کی تائید کرتے ہیں۔ تو اس حالت میں ان بدیہی باتوں کا انکار کرنا خدا کے الہامی کلام کا انکار کرنا ہے۔ اور الٰہی باتوں کے لئے انسانی تجربات اور مشاہدات کی دلیل لانا خدائے قادر کی عظمت اور شان کا احاطہ تنگ کرنا ہے۔ جس سے اس کی الٰہی صفت قادری کا صاف انکار ہے۔ کاشکہ راقم رسالہ دیدہ ہوش سے ان تمام باتوں پر غور کرے اور حقیقت تک پہونچے اور خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کے باطل ٹھہرانے کی کوشش کے بجائے اس کی الٰہی اور خارق عادت کاموں سے اس کی اصلی عظمت اور بزرگی کے مدح ہوں جو کتب الہامیہ سے صاف عیاں اور آشکارہ ہیں۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی خانہ فرسائی

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جنوری ۱۹۱۳ء میں ایڈیٹر صاحب نے "مسیحی مذہب کی صداقت کا ایک نرالا ثبوت" کے عنوان سے ایک طول طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں انہوں نے ناحق کے بُرے بھلے ہمارے مذہب پر کہے ہیں۔ اور اپنے حسب معمول طریق سے جو دین عیسوی کے برخلاف نئی نئی طرز سے حملہ آور ہوتا ہے۔ مخالفت اور بغض کا پورا ثبوت دیا ہے۔ اس تمام مضمون میں انہوں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ دنیاوی اور مالی ترقی جو مسیحی سلطنتی طاقتوں کو اب حاصل ہے اور علم و ہنر جو ان کو اب ملا ہوا ہے۔ اس کا کوئی وعدہ بائیبل میں نہیں پایا جاتا۔ اور اس کے ثبوت میں انہوں نے ایسی آیتیں پیش کی ہیں جن سے دنیا کی فانی چیزوں سے دست بردار ہو کر روحانی نعمتوں کو حاصل کرنے کا مطلب نکلتا ہے۔ پر ہم اس کے جواب میں صرف ایڈیٹر صاحب کے سامنے ایک آیت پیش کر کے ان کے تمام مضمون کا جواب سمجھتے ہیں جو یہ ہے کہ

خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈو کہ تمہیں یہ سب چیزیں بھی ملینگی۔

لوقا ۱۲/۳۱

جب یہ وعدہ موجود ہے تو اس کے بموجب خدا نے علم و حکمت اور دولت و حشمت اور جاہ و جلال آج سب کچھ مسیحی بادشاہوں کو بخشا ہے۔ اور یہ مسیحی مذہب کی صداقت کی نفی البدیہی دلیل ہو سکتی ہے۔ جس کا رد کرنا ان واقعات کے روبرو محض خامہ فرسائی ثابت ہوتا ہے اور ایسا کرنا پبلک کو مغالطے میں ڈالنا ہے۔

ہمعصر الحدیث میں کچھ عرصہ سے ایک سلسلہ بہ عنوان "ضرورت تعلیم نبوت محمدیہ" از طرف مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی چل رہا ہے جو نہایت غور طلب مضمون ہے۔ اس مضمون میں مولوی صاحب نے صاف الفاظ میں انکار کیا ہے کہ نجات کا معاملہ خدا نے صرف اپنے اختیار اور قدرت میں رکھا ہے۔ اور اس کے متعلق قرآن کی جو آیات پیش کیں ہیں وہ اس امر کو زیادہ صاف طور سے ظاہر کرتی ہیں کہ بنی آدم کو نجات دینے اور دلانے کا کام صرف خدا کا ہے نہ کہ کسی دوسرے کا جان کے اپنے الفاظ میں یوں تحریر فرماتے ہیں "اب اس مضمون کی آیات سنو جن میں خدا تعالیٰ نے ہدایت و نجات اور شفاعت کا مالک بھی اپنے آپ کو ہی قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس میں کل عام اختیار اور کلی اختیار نہیں بخشا۔" اس سے مطلب صاف نکلتا ہے۔ کہ محمد صاحب سے ہو مسلمان نجات کے طلبگار بنے بیٹھے ہیں۔ وہ اُمید فضول ہے۔ پر ہم کو اس مضمون کے متعلق آگے پھر یہ پڑھکر بڑا تعجب ہوا کہ باوجود مندرجہ بالا بیان اور قرآن شریف کی کئی آیات کے مضمون کے جو انہوں نے اقتباس کی ہیں پھر یہ تحریر کی ہے کہ پھر بھی حضرت کو شفاعت کرنے کا اختیار تین شرطوں پر حاصل ہے۔ قید شرط اول کافروں یا مشرکوں کی شفاعت نہ کریں۔ قید شرط دوئم۔ کہ جب خدا تعالیٰ کا اذن و حکم ہو تب شفاعت کریں۔ قید شرط تیسری کہ ان لوگوں سے بھی جو گنہگار و مومن ہوں اور وہ گنہگار ہونے کی وجہ سے محتاج شفاعت ہوں۔ اور مومن ہونے کی وجہ سے اس کے مستحق ہوں۔ خاصکر ان لوگوں کی شفاعت بھی ایکدم نہ کریں۔ بلکہ جن لوگوں کیلئے خدا تعالیٰ اس شفاعت کو محدود کرے انہی لوگوں کی اس حد تک شفاعت کریں۔ اب سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دونوں بیان کس طرح سے ایک ہی وقت درست ہو سکتے ہیں۔ تعجب آتا ہے کہ مولوی صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ شفاعت ایک ایسی خدمت ہے جو خاصتہً آنحضرت کے حصے میں آچکی ہے۔ حالانکہ پیاری بیٹی فاطمہ کو بھی نجات کے متعلق اسی مضمون میں صاف جواب دیا گیا ہے تو پھر نجات کے لئے حضرت کی شفاعت چہ معنے دارد؟ مولوی صاحب باوجود بڑے عالم و فاضل ہونے کے ایک صاف بات کا اقرار دوبارہ نہ ہونے شانی سوائے خدا کے کرتے ہوئے زور دیتے ہیں کہ حضرت کی شفاعت بھی کام دیگی یہ وہ تعصب ہے جس میں کام مسلمان عالم پھنسے ہوئے ہیں ورنہ حقیقت تو صاف ظاہر ہے کہ صرف خدا ہی نجات دینیوالا ہے اور بس۔

جس طرح سے زیور انسان کو خوبصورت بناتا ہے اور وقت پر بہت کام آتا ہے ٹھیک اسی طرح سے مسیحی ایماندار کے لئے ایمان اُمید اور محبت کے تینوں کام مثل ایک گرانبہا زیور کے ہیں جو مسیحی کی روحانی حالت کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں اگر سچ پوچھو تو وہ حقیقت یہہ ہی تینوں خوبیاں روحانی عالم کی تمام برکتوں اور نعمتوں کی جڑ ہیں ایمان کا مضبوط ہاتھ آسمان کی تمام اعلےٰ اور غیر فانی نعمتوں تک پہونچتا ہے۔ بلکہ اُن کو آسمان سے کھینچکر زمین پر لے آتا ہے۔ اور اُمید جو مثل ایک بڑے سکان کی سیڑھی کے ہے ایماندار کو بڑی بڑی آسمانی اور روحانی عمارتوں کی بلندی تک چڑھا کر لے جاتی ہے۔ جہاں اس کی مدح کو روحانی عجیب و غریب نظارے دکھلائے جاتے ہیں۔ اور اس دنیا میں رہتے ہوئے آسمانی نعمتوں کا مزہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے لوگ اس دنیا سے کوچ کرتے وقت نا اُمیدی اور مایوسی سے رحلت کرتے ہیں وہ روحانی نعمتوں اور تاج آسمانی کی خواہش سے بھرا ہوا آگے کو اپنے خالق اور آسمانی باپ کے دیدار حاصل کرنے کے لئے موت کی دہشت ناک گھاٹی کو اطمینان اور تسلی کے ساتھ طے کرتے ہوئے خود کو اپنے اردگرد غمگین لوگوں کو تسلی دیتا ہوا اپنے سفر کو زمین پر ختم کرتا اور اپنے اصل وطن میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور محبت جو اس کے ساتھ جانے والا زیور ہے۔ کیونکہ محبت کبھی جاتی نہیں رہتی۔ آسمان پر جاکر کامل ہو جاتی ہے۔ اور ہمیشکی زندگی حاصل کرکے ایماندار اپنے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے۔ اس لئے ایمان امید اور محبت کی تعریف انجیل مقدس میں بہت جگہ آئی ہے۔ اور ایماندار دل کے بطور روحانی زیور کے قابل قدر خوبیاں ہیں۔ جو ہر ایک مسیحی میں کثرت سے ہونی چاہئیں۔ جن کے بغیر کوئی مسیحی ایماندار سچا مسیحی نہیں بن سکتا۔

خُدا کی تمام صفتیں غیر متغیر اور بے حد اور پر از حکمت و دانائی ہیں۔ جب خدا نے انسان کو شروع میں بنایا تھا تو اُس کو ان صفات حمیدہ اور اوصاف پاک سے اپنی صورت و شکل پر پیدا کیا تھا جسکا ذکر بائبل کی پہلی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ ان یہ صفات اب تک انسان کی بگڑی ہوئی حالت کے باوجود جس کسی میں ایک شمہ بھر بھی پائی جاویں وہ قابل تعریف و تحسین سمجھا جاتا ہے۔ شیطان کی سرتوڑ کوشش یہ تھی کہ ان صفات سے انسان کو محروم کردے۔ چنانچہ اسی لئے اس نے آدم اور حوا کو باغ عدن میں بہکا کر خدا سے منحرف کرادیا اور تمام بنی آدم کی روحانی اور حقیقی خوشی میں رخنہ ڈالدیا۔ پر شکر خدا کا ہو کہ اُس نے ان صفات سے متصف ایک مکمل مجسم انسان دنیا میں اس غرض کے لئے بھیج دیا کہ وہ ان تمام صفات کو انسانی وجود میں عملی طور سے کر دکھلادے اور کامل انسان ہو کر ایک نمونہ بنے تاکہ اس کے نقش قدم پر دوسرے ایماندار چلکر از سر نو اس پہلی حالت میں بحال ہو جاویں جس کے سبب سے وہ اُس آسمانی جلال میں داخل ہو سکیں جس میں کوئی گنہگار کسی طرح سے داخل نہیں پا سکتا۔ اور اب اُس کامل شخص خداوند یسوع مسیح کا نمونہ دنیا کے سامنے ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ ان صفات کو از سر نو ایماندار دل کو اپنی کسی لیاقت اور صداقت سے بحال کرنا چاہتا ہے۔ اور ایسا کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہونا پر اسکے انجام دینے کیلئے وہ اپنا پاک روح عالم بالا سے نازل فرماکر اس بڑے کام کو انجام تک پہونچاتا ہے۔ جو کسی اور طرح سے ہو نہیں سکتا تھا۔ اور اس طرح سے اس غیبی مدد کے وسیلے سے یہ بڑا کام بآسانی ہو جاتا ہے اور ایک عاجز بیکس اور گنہگار انسان گناہ سے خلاصی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور یہ تمام صفتیں تائب اور مومن شخص میں اس دنیا میں شروع ہو کر ترقی پاتی رہتی اور آخر کو جب

اقتباس

شراب

شرابخوری سے زیادہ بُرا کوئی دوسرا گناہ نہیں ہے جو انسان کی شکل کو بگاڑ دیتی ہے۔ حتی کہ انسان کو انسان نہیں رہنے دیتی۔ بلکہ یہ شراب انسان کے گلے کو گڑھے کا گلا بنا دیتی ہے۔ جو سب کچھ نگلتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ اس کے پیٹ کو سؤر کا پیٹ بنا دیتی ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ یہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دیتی ہے۔ شراب نیچر کی خوبصورتی کو ضائع کرتی ہے۔ عقل کی شعاع کو بجھاتی ہے۔ اور نیکی کی دشمن ہے۔ اور ضمیر کا خون کرنے والی ہے۔ اس کا پیالہ بندوق یا توپ کے فیر سے زیادہ نقصان کرتا ہے۔ اس کے وسیلے سے قسم قسم کی لاعلاج بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ آنکھوں کو آگ کے ساتھ بھرتی ہے۔ اور ٹانگوں کو پانی سے۔ اور بدن کو بیماریوں کا ہسپتال بنا دیتی ہے۔

ٹی۔ ولسن

ضرورت

شملہ میں ایک زنانہ ورکر کی ضرورت ہے۔ جو اُردو ہندی یا پنجابی جانتی ہو۔ عمر سنجیدہ اور تجربہ کار ہو۔ تنخواہ ۷۵ سے ۸۰ روپیہ مکان مفت۔ درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں

مس گورہم۔ ایس۔ پی۔ جی۔ ہائر کلسیز شملہ

مفید کہانی

کیا وجہ ہے اُس کے گرجہ آنے کی

گذشتہ سے پیوستہ

اس کی اس حرکت سے ماں کو نہایت رنج تھا یہاں تک کہ وہ مصروف بیٹے کی طرح گھر سے نکل گیا۔ سٹیفن کو اپنے بھائی کی خبر ہوئی اس سے اس کو بہت رنج ہوا۔ اور اس کے لئے وہ دعا کرتا تھا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ سینٹر وکسی دور بستی میں سے ہو کر گذر رہا تھا کہ راہ میں اُس کو گانے کی آواز سنائی دی۔ رفتہ رفتہ وہ قریب اس مکان کے کہ جہاں سے آواز آتی تھی پہونچا اور اس چھوٹے گرجہ میں جہاں مسیحی عبادت کرتے تھے داخل ہوا۔ اور جا کر ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ اور پادری کی نصیحت سننے لگا پر بڑی بے پروائی سے۔ جس وقت وہاں سے نکلنے لگا تو ایک پرچہ جو اس گیت میں رکھا تھا ہاتھ میں لیتا گیا۔ شام کو اپنے مکان پر پہونچکر اُس کاغذ کو نکالا اور پڑھنے لگا اور پڑھتے پڑھتے اس نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ میں اب بہتر زندگی بسر کرونگا۔ جس وقت وہ اپنے مکان پر اپنی ماں کے گھر آیا دوسرے ہی دن سے وہ خفیہ طور پر مسیحی متلاشی ہوا۔ ایک روز شام کو وہ ایک گرجہ میں گیا اور وہاں کیا سنتا ہے۔ کہ اس کا بھائی سینٹر اُس کیلئے دعا کر رہا ہے۔ اور رو رو کر خدا سے دعا کرتا ہے۔

"یا سینٹر کو اپنے کو دکھا اور اُس کو گناہ سے بچا تاکہ وہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے نجات کو حاصل کرے"

سینٹر اپنے بھائی کی یہ دعا سنکر متعجب ہوا اور دوسرے دن انجیل مول لی اور اس کی تلاوت کرنی شروع کی۔ اس کی ماں نے اس میں فرق تو پایا! پر اس تبدیلی کے حال حقیقی سے واقف نہ تھی۔

باقی آئندہ

پھولوں کی کیاری

شفاعت کیلئے منجی کا دکھ سہنا

لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے۔ اُس نے اُسے غمگین کیا۔ جب اُس کی جان گناہ کے لئے گرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اس کی عمر دراز ہوگی۔ اور خداوند کی مرضی اُس کے وسیلے برآویگی۔ وہ اپنی جان کے دردوں کا حاصل دیکھ کے سیر ہوگا۔ اپنی معرفت سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز ٹھہرا دیگا۔ کیونکہ وہ ان کی بدکاریاں اپنے اوپر اُٹھا لیگا۔ اس لئے میں اسے بزرگوں کے ساتھ ایک حصہ دونگا۔ اور وہ لوٹ کا مال زور آوروں کے ساتھ بانٹ لیگا کہ اُس نے اپنی جان موت کے لئے سپرد کی اور وہ گنہگاروں کے درمیان شمار کیا گیا۔ اور اس نے بہتوں کے گناہ اُٹھائے۔ اور گنہگاروں کی شفاعت کی

یسعیاہ ۵۳: ۱۰-۱۲

ضرورت

ایس۔ پی۔ جی مشن کیلئے ایک لائق سند یافتہ کیٹی کسٹ اور ریڈیہ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ سارٹیفکیٹ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

ریورنڈ تارا چند۔ ایس۔ پی۔ جی مشن

اجمیر

صرف ایمان

میں اُن سے مخاطب نہیں ہوتا جو خدا کی محبت اور فضل سے ناواقف ہیں۔ اور نہ اُن سے جو از راہِ کینہ کشی جان بوجھ کر خدا کی بخشش کو رد کرتے ہیں۔ خواہ نادانی سے خواہ تعصبات کی وجہ سے۔

میری التماس آپ سے ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح اگرچہ تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ تو بھی اسبات کا خاص طور پر آپکو علم حاصل ہوا۔ کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ اور یہ صداقت جس ذریعے سے آپ پر منکشف ہوئی۔ یہ کارسازی خدا باپ کی طرف سے آپ ہی کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ آپ اُن خیر خواہوں اور احباب کی باتیں سنتے ہیں۔ جو آپ کو خدا کی زندگی سے محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ کیا خدا اُن سے بہتر نہیں ہے؟ وہ تو فانی اشخاص چند روز آپ کے ساتھ ہیں آپ کے قابو اور اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ اُن کو بھی ویسا ہی مکاشفہ دے سکیں۔ جس کی صداقت کا نور اور روشنی آپ کے دل میں ہے۔ اے عزیز پہلے تم اپنے آپ بچ جاؤ اور بعد ازاں ممکن ہے کہ وہ بھی آپ کی پیروی کریں۔ خواہ آپ ان کے لئے اُس وقت کچھ کر سکیں الہٰ اُمتیدہ ہے کہ اس وقت خدا خود آپ کی مدد کریگا۔ جب آپ اس کے بندے اور اُس کا اقرار کرنے والے ہونگے۔ لیکن اگر آپ پیچھے پھر کر دیکھتے رہو اور وہ بھی نہ آویں۔ اور آپ خود بھی رہ جاویں تو اس سے دوہرا نقصان ہوگا۔ سو بھی بیش قیمت روح کا۔ جس کی قیمت خدا کی نظر میں سارے جہان کو کمانے کی قیمت سے بھی زیادہ ہے میری اُمتیدیہ ہے کہ آپ دنیاوی مال دولت کو حیات ابدی کے مقابلہ تلف اور ہیچ سمجھتے ہیں۔ گو کبھی کبھی ایسا فکر بھی آپ کو آدبا تا ہے۔ کیا آپ پر اس سچائی کا راز نہیں کھلا کہ وہ جو خدا اور اُس کے طالب ہیں۔ اُنہیں کسی نعمت کی کمی نہیں؟ آپ جو اپنے آپ کو حقیر جانتے اور خدا کی بخششوں کے لائق نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ خصوصیت آپ کی نہیں۔ ہر ایک انسان گنہگار اور لاچار ہے وہ جو گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ہے خدا ہے۔ اور کون ہے جو ایسا کر سکے۔ جس حال کہ وہ انہیں کو فضل بخشتا ہے جو عاجز اور سب سے بڑے گنہگار ہیں۔ آپ کی شکستہ دلی کو وہ حقیر نہ جانیگا۔ بلکہ یہ نعمت فضل پانے کی علامت ہے۔

اگر آپ علم الٰہی سے بہت واقف نہیں تو یہ کم واقفی خدا کی برکتوں کو نہ روکے گی۔ دیکھو بے چاری روت کو اُس نے اپنی ساس سے صرف اتنا کہا کہ "تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہوگا" اس سیدھے سادے ایمان نے اُسے کس رتبہ تک پہونچایا۔ اور عثمان سریانی کو ایتھوپی نے صرف یہ کہلا بھیجا کہ "جا اور یردن میں سات بار غوطہ مار کہ تیرا بدن پھر بحال ہو جائیگا اور تو پاک صاف ہوگا" اس نے اگرچہ پہلے نبی کی بات نہ مانی۔ لیکن بعد ازاں نوکروں کی صلاح مان کر گیا اور نہایا اور پاک صاف ہوا

آپ کی مہذبانہ طبیعت مسیحیوں کی سوسائٹی۔ اور تہذیب سے کنارہ کش نہ ہو۔ کیونکہ مسیحی لوگ اس سے بخوبی واقف ہیں کہ ہر ایک ملک اور قوم کی تہذیب جداگانہ ہے اور دیندار لوگ ان باتوں پر نکتہ چینی نہیں کرتے۔ اگر دہلی کا آدمی تنگ پاجامہ اور بدن سے سٹا ہوا چپکن۔ اور سر پر پھونک سے اُڑنے والی ٹوپی پہنکر کابل کے بازار میں جا کر کھڑا ہو اور وہاں کے لوگ اُسے بند رکھیں۔ اور اگر کابل کا کوئی آدمی لمبے لمبے بال اور سر پر بڑا عمامہ اور کئی گز کپڑے کی سلوار اور بدن پر پوستین اوڑھ کر دہلی کے بازار میں جا کر ریچھ کہلا دے تو بھی مسیحیوں کے نزدیک ایسی باہمی حقارت نازیبا ہے۔ کیونکہ بلحاظ انسانیت کوئی آدمی کمینہ یا ناپاک کہلانے کا سزاوار نہیں۔ سو ملکی تعصب قومی تعصب۔ اور رسمی تعصب اور ایسے اقسام تعصبات ہیچ ہیں۔ کھانا پینا بھی کچھ چیز نہیں۔

فلپی کا داروغہ جب یہاں تک گھبراہٹ میں پڑا کہ اپنے آپ کو تلوار سے قتل کرنے چاہتا تھا۔ اور پولوس نے اُسے تسلی کی آواز سے پکارا۔ اور اُس نے درخواست کی کہ صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ انہوں نے کہا کہ خداوند یسوع پر ایمان لا تو تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ اے بھائی خداوند تیری مدد کرے۔ آمین۔

راقم کمترین میر عالم۔ پاک پٹن۔

ہماری قومی حیثیت

از خیالات "طوطی ہند" یا بوبرج موسن سوختہ

انجینئر سیر اور کشاپ۔ جلال پور (او وہ)

بلبل کی چمن میں ہمزبانی چھوڑی
بزم شعرا میں شعر خوانی چھوڑی
جب سے دل زندہ تو نے ہم کو چھوڑا
ہم نے بھی تیری رام کہانی چھوڑی

کسی قوم کے لئے اپنی تاریخ سے بہتر مطالعہ نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً ایسی قوم کے لئے جو بلندی سے پستی آئی ہو۔ جو بلندی کی ایک لاثانی تاریخ رکھتی ہو اور پستی میں بھی لاثانی ہو۔ قدیم دنیا میں جس قدر مہذب اقوام تھیں۔ اُس میں سے ہر ایک ہی دکھائی دیتی ہیں کوئی پوچھے کہ کہاں ہے اب وہ قوم جس کی تہذیب کے نشانات بابل اور نینوا (واقع ایشیائی ٹرکی) میں دستیاب ہوتے ہیں۔ تو تاریخ اس کے جواب دینے میں قاصر ہے۔ اگر پوچھا جائے کہاں ہے وہ قوم جس نے مصر کے مینار بنائے اور جس کی تہذیب مصر کی خندقوں اور غاروں میں سے نکل رہی ہے تو بھی کچھ جواب بن نہیں آتا۔ کہاں ہیں وہ اہل ایران جن پر کیخسرو اور کیقباد وغیرہ حکومت کرتے تھے۔ پرانی دنیا کی تہذیب یافتہ اقوام میں سے اگر کوئی قوم اس وقت تک اپنی تہذیب میں سرسبز اپنی آزادی کو سنبھالے ہوئے قایم ہے تو وہ چین ہے۔ گو اس کی ابتری کے آثار نمایاں ہیں۔ یونان اور روم گر کر پھر سنبھل گئے۔ پرانے اہل میکسیکو کا کچھ پتہ نہیں۔ اسی طرح شاید اور بھی بہت سی قومیں تھیں جن کے کھنڈرات تک اس وقت دستیاب نہیں ہوتے۔ ان قوموں کے علاوہ جن کا ہم نے شمار کیا ہے۔ ایک اور قوم بھی تھی۔ جو نہایت اعلیٰ

مراسلات

نقل تو اتاری پر اتار کے نہ سنواری

ہندوستان میں مختلف مذہب کے لوگ رہتے ہیں۔ اور عنقریب سب ہی عیسائی مذہب کے اصولوں کی نقل اُتار کر اور اپنے مذہبی اصولوں میں ملا کر اپنے آپ کو عیسائی مذہب کے برابر بلکہ اس سے بھی چار قدم آگے کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ پر یہ ہونا مشکل ہے۔ ناممکن ہے۔ کیونکہ زمانے کے شروع سے لیکر آجتک نہ تو کسی نے پڑھا نہ سنا نہ دیکھا کہ اصل کی نقل نے برابری کی ہو دے۔

مسیحی منڈلی میں ہر ایک انسان چاہئے۔ وہ کس ہی ذات کا کیوں نہ ہو مل سکتا ہے اور خداوند یسوع مسیح سبھوں کی نجات کے واسطے بردم شفاف چشمہ جاری ہے۔ جس میں نہا کر ہر ایک کو گناہوں کی معافی حاصل کرنیکا اختیار حق ہے اس واسطے کہ عیسائی مذہب دن بدن بڑھتا اور علم ہنر تہذیب میں ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ دیگر مذہب والوں نے بھی اس بنظیر مذہب کی نقل اُتار کر اپنے اپنے مذہبوں کو ترقی دینا چاہا۔ پر انسانی حکمت بے بنیاد ہے۔ آخر برباد ہی برباد ہے

آدل۔ محمدی صاحبان نے چوہڑے چمار وغیرہ کو محمدی بنایا اور ان کا نام مصلی رکھدیا۔ لیکن دل میں درجا ہی رکھی۔ اور اُن کے ساتھ کسی قسم کا کوئی رشتہ کرنا یا رکھنا عزت کی بربادی سمجھ کر ان بیچاروں کو دُور ہی دُور رکھتے۔ بلکہ اُن کے مکانات بھی گاؤں سے باہر بناتے ہیں۔ یہ مصلی ضلع گجرات و جہلم راولپنڈی میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اور صرف مصلی ہی مصلیوں کے ساتھ خوشی و غمی میں ملکر بیٹھتے اور ایک دوسرے کو ہر حالت میں تسلی دیکر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں اور اگر کوئی ہندو خاندان میں سے محمدی بنجاوے تو اُس کا نام ویداد رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اُس کے ساتھ رشتہ کرنا حق سمجھ کر سعادت مندی و ثواب سمجھتے ہیں۔ اور اُس کی ہر حالت میں دل و جان سے امداد کرتے دلاتے ہیں۔

دویم۔ سنگھ سبھا والوں نے بھی دور اندیشی کر کے دیگر قوموں کو اپنے درمیان ملانے میں خوب ہی دوڑ دھوپ کر دکھائی اور قدرے کامیابی بھی حاصل کر لی۔ لیکن افسوس کہ ان صاحبوں نے بھی دوچ کو ساتھ ہی ساتھ رکھا اور چوہڑوں کو سنگھ بنا کر ان کا نام مذہبی سنگھ رکھ دیا۔ اور چماروں کو سنگھ بنا کر ان کا نام رمداسی سنگھ رکھ دیا۔ ان دونوں قسم کے سنگھوں سے نہ کھانا پینا ہی واجب سمجھا جاتا ہے اور نہ رشتہ داری ہی سے سروکار ہے۔ یہ بیچارے الگ کے الگ ہی رہے۔ اور نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ رمداسی سنگھ ریاست پٹیالہ میں بہت ہی نظر آتے ہیں۔ مذہبی سنگھ اضلاع لاہور۔ فیروزپور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ وغیرہ میں جگہ بجگہ اپنی زندگی گزارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان مذہبی سنگھوں کے گورنمنٹ نے چند گاؤں زمین دے کر آباد کر دیئے ہیں۔ یعنے نور پور والہ۔ رتی۔ ٹوہاباں۔ گوبند گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ تحصیل خانقاہ ڈوگراں میں یہ گاؤں آباد ہیں۔ گورنمنٹ ان مذہبی سنگھوں کو پلٹن میں لے کر ان کے حوصلے اور عزت کو بڑھا ہی رہی ہے۔ یہ سنگھ سرکار کے از حد شکر گزار اور دل سے وفادار ہیں۔

سویم۔ آریہ بھائی جو کہ آجکل کے زمانہ میں دیگر انسانوں کو نظر ہیچ سے دیکھتے اور اپنے آپ کو تمام روئے زمین کے آدمزادوں سے پوتر اصول جانکر فخر سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔ بہ نسبت دوسروں کے ان بھائیوں نے ہر ایک پر خوب ہی ہاتھ پھیرنا شروع کیا۔ جو آیا جھٹ پٹ شدھ کر دہ پھینکا۔ جتنی ان صاحبوں کی دوسروں کو اپنے اصولوں کی طرف لانے میں سرگرمی دیکھی اتنی ہی زیادہ ان میں دوچ دیکھی۔ صرف ایک مثال واسطے ثبوت کے تحریر کرتا ہوں۔ جھنگ برانچ علاقہ بار ضلع گوجرانوالہ میں ایک گاؤں چک نمبر ۱۲ آباد ہے۔ اور وہ ایک آریہ صاحب کی ملکیت ہے۔ اس میں ۱۴ خاندان ان قوم مہاشہ کے آباد تھے۔ اس واسطے کہ گاؤں آریہ لوگوں کی ملکیت ہے۔ مہاشوں نے اپنے جسمانی فائدے کو مدنظر رکھ کر آریہ مذہب نامناسب سمجھ کر آریہ ہونے کی درخواست دی۔ آخر آریہ صاحبوں نے جو کہ دن رات گھات میں لگے ہی ہوئے تھے۔ جھٹ پٹ شدھ کر لیا۔ ایک ہفتہ تک اُن کو کنوئیں سے پانی بھرنے دیا۔ بعد ازاں بالکل بند کر دیا۔ اب اُن بیچاروں کو کنوئیں سے پانی بھرنا تو درکنار کنوئیں کے پاس کھڑا ہونے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

عیسائی مذہب میں چوہڑے چمار۔ مہاشے۔ بھوال۔ سانسی گگڑے۔ ڈوم۔ چھتری۔ برہمن۔ پٹھان۔ سید وغیرہ آکر اور خدا باپ۔ خدا بیٹے۔ خدا روح القدس کے نام کا بپتسمہ لے کر ایک برادری ایک عزت ایک درجہ کے ہو جاتے ہیں۔ اُن میں ذات پات اونچ نیچ کا مطلق خیال ہی نہیں رہتا۔ وے خداوند یسوع مسیح سے فضل کی برکتیں پاکر نئے انسان بنتے اور دوسروں کو اپنے سے بہتر جانکر ان کی عزت اور پذیرائی کرتے ہیں۔ اور ان کو شیریں آواز اور میٹھے لبوں سے پکارتے ہیں۔

ہلیلویا ہمارے خداوند یسوع مسیح سلامتی کے شہزادے نے ہر ایک انسان کے واسطے جان دی اور اُس کے شاہی دربار میں وے سب جو کہ اُس کے پاس آتے ہیں ایک ہی خاندان گنے جاتے ہیں۔

راقم:۔ حاکم علی پیپر۔ از سانگلہ ہل۔ پنجاب۔

بپٹسٹ مشن کے متعلق برہما میں ایک جلسہ فراہم ہونے والا ہے۔ جس میں دو ہزار آٹھ سو ایلچی شریک ہونگے۔ ایک فیاض کرین مسیحی نے وعدہ کیا ہے۔ کہ سب کے لئے چاول وہ اپنی طرف سے مہیا کریگا۔ شاباش۔

درجہ کی تہذیب پاکر گری جو اس زمانہ میں تمام دنیا کی سرتاج تھی
حیف کہ موجودہ مہذب اقوام کا قومی حیثیت میں نام و نشان بھی
نہ تھا جس کے علوم نہایت مکمل جس کی زبان نہایت پاکیزہ
جس کا دھرم نہایت پوتر جسکا فلسفہ نہایت اونچا جس کا اخلاق
خالص جس کا تمدن بہت اعلےٰ جس کی دیوی لاثانی۔ اور جس
کا پولیٹیکل پروگرام بالکل خود غرضی سے مبرا تھا۔ جہاں تک تاریخ
کی شہادت ملتی ہے۔ یہ قوم نہایت قدیم ہے تاریخ کا کوئی
زمانہ ایسا نہیں ملتا جس میں اس قوم کی تہذیب و ترقی کے
نشانات نہ پائے جاتے ہوں۔ اس قوم کی زبان سے دنیا کی
تمام مروجہ زبانیں جو علمی زبانیں کہلانے کا دم بھرتی ہیں۔ اور
حق رکھتی ہیں **اسی قوم سے دنیا نے مذہب کا سبق سیکھا**۔ اسی قوم نے دنیا کو علم و ہنر سکھلائے۔ اس کے
بعد بہت سی قومیں پیدا ہوئیں اور مریں۔ مگر وہ قوموں کی اور
مہربانہ اور استاد کامل بعد بہت سے انقلابات اور بے شمار
نیرنگ زمانہ کے آج تک زندہ ہے۔ گر نہایت زبوں حالت میں ہے
بعض لوگ اس دعوے کو پرچر سمجھتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ ہمارا
دعوے ہمارے مذہبی یقین پر مبنی ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے
کہ یورپین تحقیقات ہمارے دعوے کی تائید کرتی جاتی ہیں۔
ہندوستان تمام مذاہب کا منبع ہے۔ یہ بات خود دنیا کے
مختلف بڑے بڑے مذاہب کے مطالعے سے واضح ہوتی جاتی ہے
افسوس ہے کہ باوجود اس قدر قدامت تہذیب کے اس قوم
کے پاس کوئی سلسلہ وار تاریخ مستند نہیں۔ بعض لوگوں کی
رائے ہے کہ اس قوم نے علم تاریخ کی طرف توجہ نہیں دی۔

(نامہ نگار)

طاعون کے لئے دوا یا دعا کون بہتر ہے؟

پلیگ یا طاعون ایک وبا سماریہ ہے اور امراض متعدی
تپ دق۔ ہیضہ۔ بخار۔ خسرہ۔ چیچک کی طرح ایک جگہ سے دوسری
جگہ کو اور ایک جسم سے دوسرے جسم کو چمٹ جاتا ہے۔ بہت
سے لوگوں کا خیال ہے کہ پانی۔ ہوا۔ خوراک۔ اجسام کی صفائی
سے یہ مرض نہیں بڑھتا۔ اور دوائی قبل از وقت کرنے سے حملہ بھی
نہیں کر سکتا۔ یہ مرض صفائی پسند آدمیوں کے اندر بالکل
نہیں پھیلتا۔ اس واسطے وہ اس کی زد سے الگ رہتے ہیں طاعون
ہمارے گناہوں کی افراط کا ایک قدرتی تازیانہ ہے۔ جس سے
انسان متاثر ہو کر راہ حق اور عاقبت کی زندگی کی طرف غور کرتا ہے۔
مگر بہت سے لوگ اس کی پرواہ بھی نہ کر کے رات دن گناہوں میں
غلطاں و پیچاں رہتے ہیں۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ خیر خیرات
کرنے اور چھومنتروں اور تعویذوں کے زور سے یا صرف خاص کسی
کلام کے بار بار پڑھنے سے یہ رفع دفع ہو جاتا ہے۔ مگر یہ نرا خیال ہے
اگر گناہوں کو ترک کر دیں۔ اور نئی زندگی پانے کے اصول پر کاربند ہوں
اور ہر وقت خداوند کے حضور دعا و زاری کریں۔ تو اس سے جلدی رفع
ہو جاتا ہے۔ مگر دعا کے ساتھ علم سائنس والے علاج معالجہ کو بھی مقدم
جانتے ہیں۔ اس واسطے اس بیماری کے دورہ کے دنوں آدھ رتی
سفوف گندھک ہمراہ کچے دودھ کے صبح شام نگلنا اربس فایدہ دیتا ہے
اور کئی لوگ اس آسان عمل سے بچائے بھی جا سکتے ہیں۔ مگر ہمارے
لوگ دوائی کو حقیر و ناچیز خیال کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ دعا کی طرف
بھی رغبت سے نہیں آتے۔ کئی ایک آدمی اس کی آہٹ سنکر گھروں
سے بھاگ جاتے ہیں عمل بھی کچھ بنا نہیں ہے۔ بستر ٹیکہ گھر و زمین
چھوڑنا اور بال بچوں کو در بدر آوارہ منظور ہو۔ طاعون کی آمد کا نشان
چوہوں کا مرنا اور گرنا اول سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ابھی تک یہ قاعدہ
صحیح مانا جاتا ہے۔ اگرچہ دانا لوگ خدائی کاموں میں رائے لگانا عیب
خیال کرتے ہیں۔ اسواسطے ہم کو مناسب ہے کہ گناہوں سے بچنے کی
تدبیر کریں اور خیر خیرات کیساتھ راہ حق اور اصل زندگی کی بھی پہچان
کرنا سیکھیں۔ راقم حکیم میر کریم الدین برق۔

"مجھے اپنے ہمراہ کیا لیجانا پڑے گا؟"

گزشتہ سے پیوستہ

تب ایک خوفناک بات مجھے یاد آئی کہ میرے گناہوں کی بابت
کیا ہوگا؟ کیا میں انکو اپنے ہمراہ لے جا سکتا ہوں۔ مگر ایسا ہی ہے
تو خوشی کافور ہو جائے گی۔ وہ آدمی جو قانونی سطح پر رخنہ اندازی
یا سرکار کے خلاف بدخواہی کرے وہ ضرور تھرائیگا۔ جبکہ وہ مجسٹریٹ
کے سامنے گرفتاری کی حالت میں پیش کیا جاوے۔ کہ میں اپنے
گناہوں کو اپنے منصف کوتاہ کے سامنے لیجا سکتا ہوں؟ جہاں کہ
میں بہت جلد جانیوالا ہوں؟ میں نے کہا وہاں ایسی حالت
میں ہونی چاہیے۔ میں نے اپنی بائبل کو اٹھایا۔ اور یسوع مسیح
کہ خداوند کے بیٹے کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ پڑھا
ہاں تمام گناہوں سے۔ میں ایک گناہ بھی اس نئی دنیا میں
اپنے ہمراہ نہیں لے جا سکتا۔ وہاں ایک چشمہ ہے جو عمانوایل کے
بھرا ہوا ہے جو عمانوایل سے جاری ہوا۔ گنہگار اس میں غوطہ لگا کر
اپنے تمام گناہوں کے داغوں کو دھوتے ہیں وہ چور جو کہ مر رہا تھا
اس دن اس چشمہ کو دیکھکر خوش ہوا اور میں بھی اگرچہ اسی کی
مانند بدکار ہوں اپنے تمام گناہوں کو دھو لونگا۔

ناظرین آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا تم نے اس چشمہ کی تلاش
کی ہے؟ کیا تم اس کی تلاش کا ارادہ کرتے ہو؟ یا کیا تم دوسری
دنیا میں اپنے تمام گناہوں کو لیکر خدا کے سامنے جانے کے لئے
تیار ہو؟ یاد رکھو وہاں کوئی بہانہ نہیں ہے۔ وہ چشمہ کھلا ہے اور
خداوند تم کو مدعو کرتا ہے۔ خدا کی روح تمہارے ساتھ جد و جہد
کرتی ہے۔ تمہاری اپنی ضمیر تم کو کہتی ہے کہ تمہیں اس کی تلاش
کرنی چاہیے۔ شاید تم پوچھو کہ میں کیسے ان کو حاصل کر سکتا ہوں
خداوند سے دعا میں اس ہدایت کے لئے پوچھو۔ یہاں ایک دعا ہے
جس کو عرصہ ہوا ایک نے مانگی "مجھے دھو تا کہ میں برف کی مانند
سفید ہو جاؤں۔ میرے تمام گناہوں کو درگزر" وہ دھوئیگا۔ جیسا
کہ وہ دوسری جگہ فرماتا ہے "تو میرے گناہوں کو معاف کرتا ہے"۔ ایک
اور شخص عرض کرتا ہے خدایا مجھ گنہگار پر مہربان ہو۔ اور ہم نے سنا
کہ وہ راستباز ٹھہر کر گھر کو گیا۔ لوقا ۱۸:۱۳۔

یہاں ایک اور بات ہے۔ اس مرنے والے چور کی دعا
جس کی زندگی گناہوں سے بھرپور تھی ایک دعا جو کہ اس لمحوں کے
مہمان کے سامنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے پیش کیگئی تھی "اے خدا مجھے
یاد رکھ جب تیری بادشاہت آوے"۔ اس دعا کا مسیح نے جواب

مالیر کوٹلہ میں مسیحی جلسہ

ناظرین نورافشاں کی خدمت اقدس میں مودبانہ حاضر ہو کر التماس اور فائدہ عام کے لئے آپ کی توجہ مضمون ذیل کی طرف مبذول کرکے مسیحی جلسہ مالیر کوٹلہ کا مختصر حال پیش کرتا ہوں۔

صاحبان کچھ عرصے سے پادری اے۔ بی گوللڈ صاحب بہادر نے اپنے علاقہ کے کارندوں کے باہمی اتحاد اور انجیل مقدس کی بشارت اور مہبودی پر غور کرنے کے لئے ایک اہواری کانفرنس مختلف سٹیشنوں پر مقرر کی ہے کارندے ہر ماہ کو بحکم پادری صاحب موصوف مذکورہ بالا کانفرنس میں حاضر ہو کر لابد اٹھایا کرتے ہیں۔

چنانچہ مورخہ یکم فروری ۱۹۱۳ء کی دعوت پادری پال کیول سنگھ صاحب ریاست مالیر کوٹلہ کی طرف سے بذریعہ پادری اے۔ بی۔ گوللڈ صاحب علاقہ داروں کو پہنچی۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۱۳ء کی ماہواری تنخواہ مالیر کوٹلہ میں ملیگی۔ اور کانفرنس کا اجلاس بھی اسی جگہ ہوگا۔ لہذا علاقہ دار اور سب کارندے یکم فروری ۱۹۱۳ء کی دوپہر کے بعد موقعہ مذکورہ بالا پر پہونچے۔ ہمارا استقبال یا خیر مقدم پادری پال کیول سنگھ صاحب کے صاحبزادہ نے جو کہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریاست بہاولپور میں کیا جتنے دن تک ہم مالیر کوٹلہ رہے خرچ اخراجات کا ذمہ پادری پال کیول سنگھ صاحب نے اٹھایا۔ ہم اُن کے دل سے مشکور اور شکر گزار ہیں۔ مکان کی رہائش کے لئے ہم جناب نواب حشمت علی خاں صاحب بہادر کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے مذہبی تعصب کو نہ رکھتے ہوئے۔ اور اپنی نیک دلی اور بالخصوص مسیحیوں سے ہمدردی کا ثبوت اس حالت میں ہمارے سامنے پیش کیا۔ اکثر ٹی پارٹی۔ ہر روز دو وقتہ صاحب ممدوح کی جانب سے ملتی رہی۔ مقدس ناظرین نورافشاں ہماری کانفرنس یکم فروری ۱۹۱۳ء کی شام بوقت چار بجے منعقد ہوئی علاقہ داروں نے اور دیگر کارندوں نے اپنی اپنی رپورٹیں حاضرین جلسہ کے روبرو پیش کیں۔ خدمت کی ترقی کے پہلو کے لئے خداوند کی تعریف کی۔ مشکلات اور رکاوٹوں کے پہلو کیلئے خداوند کی تعریف کی۔ مشکلات اور رکاوٹوں کے پہلو کے لئے خاندہ سے دعا کی اور اس کی وفاداری اور وعدوں کی سچائی پر بھروسہ کیا۔ مالیر کوٹلہ میں بخدمت جناب اعظم صاحب نیک سیرت بے تعصب صاحب ضلع سے منادی کے لئے باقاعدہ اجازت چاہی گئی صاحب ممدوح نے بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے قلم منگوا کر اپنے دست مبارک سے چند جملہ اجازت وہی میں جناب پولیس سپرنٹنڈنٹ صاحب ریاست مالیر کوٹلہ کو لکھے۔ ہم سب صاحبان اُنکے اخلاق حمیدہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور پولیس کے اس انتظام کے لئے بھی ان کے دل سے شکر گزار ہیں۔ کارندوں نے موقعہ کو غنیمت جانا اور اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آج ہم نے مالیر کوٹلہ میں انجیل جلیل کے کلام کو بھرنا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کی جے کے نعرے بلند کرتے ہوئے موتی بازار میں سے گزرے قریباً ایک بجے سے چار بجے شام تک یکے بعد دیگرے خوب دل کھولکر منادی کی۔ اور خداوند کی تعریف میں گیتوں کے ذریعہ آوازیں بلند کیں۔ ایک دن دوپہر کے وقت ہمارے مکان پر بازاری فاحشہ عورتیں گیتوں کی آوازیں سنکر بہت سی حاضر ہوئیں۔ ہم نے اُن کو گناہ کی خوفناک سزا جو جہنم ہے سنائی اور اُس کے ساتھ خداوند مسیح کی عجیب محبت میں نجات پیش کی۔ اور یہ بھی کہ خداوند یسوع نے مجھ نالائق جوان کو گناہ کی گندگی سے نکالا اور اپنے پاک خون سے ایسا دھویا کہ دھبہ نہ رہنے دیا۔ خون میں قدرت ہے یسوع کے خون میں قدرت ہے۔ فاحشہ عورتیں اپنی حالت میں بالکل تائب تھیں چنانچہ ان میں ایک بول اٹھی کہ میں بڑی گنہگار ہوں اور اُنہوں نے عرض کی کہ ہم کو موقعہ اس مضمون پر سوچنے کا ملنا چاہئے۔ اور یہ کہکر وہ واپس چلی گئیں۔ محلے کے حاکم کو دیکھکر ہم بہت خوش ہوئے۔ اور اُن کی دعوت کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر ہم سب پادری اے۔ بی گوللڈ صاحب سے گلہ بائی کرکے اور خداوند کے حوالہ ہو کے اپنے اپنے سٹیشن کو واپس آئے۔ اب ناظرین نورافشاں سے التجا ہے کہ وہ ہماری خدمتوں کو دعا کے ذریعہ یاد رکھیں۔

احقر سلامتی کا بشیر چین خاں از لودیانہ۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ اچھا اگر ان فرقوں میں کے نیک لوگوں کی اصلاح کرنے سے آپکا مطلب ہے تو کیوں اُنہیں میں رہ کر یہ کام نہ کیا جائے؟

بیوی:۔ میری پوری پوری اصلاح ہو نہیں سکتی جب تک میں ہر ایک برائی کو نہ چھوڑ دوں۔ یہ فرقے خدا کے لوگوں میں تفرقہ ڈال دیتے ہیں۔ اس لئے یہ اچھی چیزیں نہیں ہیں۔ پس یہہ ضرور بُری چیزیں ہوئیں۔ اپنی اصلاح کرنے کے لئے مجھے آپ کو قدغنا چھوڑنا پڑیگا۔ ورنہ میں ظاہرا ایک بُری چیز میں رہتی ہوں۔

میاں:۔ مجھے کچھ سمجھ آتی جاتی ہے۔ اور حقیقت بھی نظر آتی ہے۔

بیوی:۔ یہہ نہیں ہو سکتا کہ نیک لوگوں کو اُن اصلاح کرنے کے بعد انہی فرقوں میں رہنے دیا جائے۔ ایسے شخص کی اصلاح کرنے سے جو بُری صحبت میں رہتا ہے یہ مراد ہے کہ اس کو اس صحبت سے بالکل علیحدہ کیا جائے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ ہمیں ان کے ساتھ ایک جوئے میں جُتے نہیں رہنا ہے۔ جو اس دنیا کے ہیں۔ اور جو خدا کے کلام کو پورے طور پر نہیں مانتے۔

میاں:۔ اس شہر کا ایک پادری پچھلے ہفتے نوجوانوں کی کلیسیا میں بطور کھیل کے حرکت کرتی ہوئی تصاویر دکھا رہا تھا۔

بیوی:۔ یہ ایسی ایسی باتیں زمانے کے تمام ہونے تک کرتے رہینگے۔ اس کے سوائے ہمیں ان سے اور کچھ اُمید نہیں ہے لیکن خدا اپنے لوگوں کو ان سے باہر بلاتا ہے۔ یہی کام ہے۔ جس میں یہہ منادی مشغول ہیں۔ اور میرا ارادہ ہے کہ میں بھی اس میں حصہ لوں۔ میری خواہش ہے کہ جو کچھ تھوڑی بہت مدد مجھ سے ہو سکے میں اس مبارک اصلاح کی ترقی کے لئے دوں اور یہ کیا ہی خوشی کی بات ہوگی اگر میں ایک روح کو بھی ان فرقوں میں سے بچانے کی خاطر باہر لا سکوں۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنی زندگی خدا کے اس کام کے لئے وقف کر دوں

اور ان تمام روحوں کو بچاؤں جنکے بچانے کا خداوند نے وعدہ کیا ہے۔

میاں:۔ لیکن تم کوئی مناد نہیں ہو۔

بیوی:۔ میں جانتی ہوں کہ میں مناد نہیں ہوں۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جو ہم سب کے سب کر سکتے ہیں۔ اس خیال سے کہ میں مناد نہیں ہوں میں سست ہو کر بیٹھ رہونگی۔

میاں:۔ یہ میٹنگ کب ختم ہوگی؟

بیوی:۔ ۱۰ بجے۔ آج سنیچر ہے نا۔ رات کو یہ ختم ہو جائے گی۔

میاں:۔ کیا تم آج رات کو بھی جاؤ گی؟

بیوی:۔ کیوں نہیں۔ میں کسی میٹنگ سے غیر حاضر ہونا نہیں چاہتی۔

میاں:۔ میری عزیز میں چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے دعا کرو۔ مجھے ابھی نجات نہیں ملگئی۔ میں دیکھتا ہوں کہ میں مسیحی نہیں ہوں۔ میری زندگی ٹھیک اُن کی مانند ہے۔ جو مسیحی نہیں کہلاتے آج رات میں تمہارے ساتھ میٹنگ میں چلونگا۔ اور اگر میرے لئے نجات کا دروازہ کھلا ہو تو میں ضرور اسے قبول کرونگا۔ خدا مجھ گنہگار پر رحم کرے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ مجھے نجات مل سکتی ہے؟

بیوی:۔ "جو کوئی چاہے آئے" مسیح نے بڑے بڑے گنہگاروں کو بچایا۔ وہ آپ کو بھی بچا سکتا ہے۔

میاں:۔ میں اپنا سب کچھ اُس کے آگے پیش کرتا ہوں۔ آؤ ہم اپنا کام نور اجلدی جلدی کریں اور میٹنگ کو چلیں۔

(باب ستروھ ختم)

گوشہ کے ایک ہندو مہاجن نے ایک ہسپتال تعمیر کروایا اور ڈاکٹر بالنڈ کے سپرد کیا جو چرچ مشری سوسائٹی کے مشنری ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ اس طبہ پر لوگ مشن کے کام اور مشنری صاحبان کی قدر کرتے ہیں۔

نارتھ انڈیا کانفرنس کا سالانہ جلسہ فتحپور میں بیسویں فروری کو فراہم ہوگا۔ اور ہم بہت کچھ ولایت کا حال سنیں گے۔

روح القدس کی تیسری ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

اس سبب سے وہ روح القدس کی بخشش حاصل کرنے میں ناکامیاب رہے اور اسی طرح آجکل ہم بھی ناکامیاب رہتے ہیں۔ جب اس واقعہ کے متعلق کلام پر غور کرتے ہیں تو ٹھیک طور پر پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ یہ بات کیونکر ہوئی تب اس متذبذب حالت کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس سے پہلے باب کو پڑھیں تو ہمیں اس میں ایک ایسا بیان ملیگا جس سے یہ معاملہ روز روشن کی طرح صاف ہو جاویگا۔ ۲۴ آیت میں بتلایا جاتا ہے کہ اپلوس نام ایک یہودی افسس میں پہونچا۔ وہ روحانی جوش سے کلام کرتا اور یسوع کی بابت صحیح صحیح تعلیم دیتا تھا۔ مگر صرف یوحنا ہی کے بپتسمہ سے واقف تھا۔ یعنے صرف توبہ کے بپتسمہ سے (۴:۱۹) اگرچہ وہ پرانے عہدنامہ کے نوشتوں میں بڑا ماہر تھا تو بھی صاف ظاہر ہے کہ نجات کی نسبت خدا کی پوری مرضی کی نسبت ناواقف انجان تھا۔ اور جب اکولا اور پرسقلہ نے سنا تو وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اس کو خدا کی راہ اور زیادہ صفائی سے بتائی۔ (۲۶) بلاشبہہ انہوں نے یہ سکھلایا کہ گناہوں کی معافی کے واسطے مسیح پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ اپلوس اس کے بعد کارنتھ کو چلا گیا۔ اور پولوس نے افسس میں آکر دیکھا کہ وہاں اپلوس سے غلط تعلیم پائے ہوئے قریباً بارہ ایک ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے روح القدس نہیں پائی۔ اور اس کا سبب صرف یہ تھا کہ وہ یسوع مسیح پر بایمان نہیں لاتے تھے۔ بلاشبہہ وہ اسی طرح ایماندار تھے جیسا کہ یوحنا کے شاگرد تھے۔ جنہوں نے خدا کے حضور میں توبہ تو کی تھی۔ مگر ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان نہ لائے تھے۔ اس واسطے پولوس دل کی تبدیلی کے متعلق نئے عہدنامہ کی وہ شرط بتلاتا ہے جو انہوں نے پوری نہیں کی تھی۔ اور انہوں نے روح القدس کو حاصل کیا۔ وہ پورے ایماندار ہو کر دوسرے تجربے کے طور پر نہیں بلکہ ان لوگوں کے پہلے تجربے کی مانند جو ایمان لاتے ہیں۔ اس بات کو ثابت کرنے کے بجائے کہ مسیحی اپنی تبدیلی کے وقت روح القدس کی بخشش کو حاصل نہیں کرتا بلکہ بطور دوسری بخشش کو حاصل کرتا ہے۔ یہ آیت خدا کے کلام میں سب سے زیادہ اس امر کو ثابت کرتی ہے۔ کہ رسول اُمید کرتے تھے کہ انسان تبدیلی کے وقت روح القدس کو حاصل کرے۔ اور اگر حاصل نہ کی ہو تو وہ اسبات کے دکھلانے کی کوشش کرتے تھے کہ شاگرد ہونے کا اقرار کرنے کے وقت نجات کی نسبت نئے عہد کی دو سادہ شرطوں میں سے کوئی پوری نہیں کی گئی ہے۔

پھر سامریوں کے حال پر غور کرو جنکا ذکر اعمال ۸:۵ ۔۲۵ میں مندرج ہے اس جگہ صاف صاف بتلایا جاتا ہے کہ انہوں نے فیلپوس کی باتوں پر جو مسیح کی منادی کرتا تھا یقین کیا اور بپتسمہ پایا (۱۲ آیت) بلاشبہہ ان میں کم از کم خداوند یسوع مسیح پر ذہنی ایمان ضرور تھا تو پھر ان کو روح القدس کیوں نہیں ملی۔ جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔ خدا صاف صاف فرماتا ہے کہ اگر لوگ توبہ کریں اور ایمان لاویں تو میں انہیں قبول کرونگا اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ انہوں نے دیانتداری سے توبہ نہیں کی تھی۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ اسی قسم کا حال وہاں ہوگا جہاں سچے دل کی دوسری یعنے توبہ موجود نہ ہوگی۔ خواہ مسیح پر ایمان لانے کا اقرار کیوں نہ کیا گیا ہو۔ فی الحقیقت اُن میں سے کسی کا ایسا ہی حال ہوگا۔ کیونکہ شمعون جادوگر نے اگرچہ ایمان کا اقرار کر کے اسی وقت بپتسمہ حاصل کیا تھا (آیت ۱۳) تو بھی پطرس نے اس کو کہا کہ "تیرا دل خدا کے ساتھ سیدھا نہیں ہے"۔ ان دو خاص آیتوں پر جو اسبات کے ثبوت کے لئے پیش کی جاتی ہیں کہ روح القدس کی بخشش کا تجربہ ایماندار کی زندگی میں ایک بعد کا تجربہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ہم سے بطور ایماندار کے کوئی تعلق نہیں ہے۔ برعکس اس کے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے تلاشیوں کو روح القدس کی بخشش کے حاصل کرنے کے لئے توبہ کرنا اور ایمان لانا چاہیے۔

باقی وانشتہ۔

سیمی مورس

یعنی

روح القدس کے نئے اعمال

گزشتہ سے پیوستہ

پانچویں فصل

سفر کے اختتام پر وہ جہاز سے اُترے اور جب ایک دوسرے کو الوداع کہہ لیا تو سیموایل ان کپڑوں کی پوٹلی لیکر جو جہاز میں اُسے ملے تھے (کیونکہ جہاز پر تو صرف ایک لونگی کرتا اور پاسُجامہ بغیر جوتے کے ملا تھا) جہازوں کے گھاٹ پر اُترا اور جو پہلا آدمی اسے ملا اس سے دریافت کیا کہ سٹیفن میرٹ کہاں ہے۔ میرا مکان تو اس مقام سے تین یا چار میل کے فاصلہ پر شہر کے ایسے حصہ میں تھا جہاں لوگ مجھے بالکل نہ جانتے تھے۔ مگر روح پاک کا ایسا انتظام تھا کہ ایک واقفکار سے اُس نے میری بابت پوچھا اس نے جواب دیا کہ میں اس سے واقف ہوں وہ شہر کی دوسری جانب رہتا ہے۔ مگر تم مجھے تین روپے دو تو میں تم کو اُس کے پاس پہنچا دونگا۔ گو سیموایل کے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ مگر وہ راضی ہو گیا۔ وہ میرے مکان پر اس وقت پہونچے جب کہ میں ایک مجلس کے لئے جانے کو تیار تھا۔ سیموایل کے ہمراہی نے میری طرف اشارہ کیا اور اُس نے بڑھکر مجھ سے دریافت کیا کہ آیا میں سٹیفن میرٹ ہوں۔ جب میں نے کہا ہاں تو اُس نے صاف آواز سے کہا کہ میں سیموایل مورس ہوں اور میں ابھی حبش کے ملک سے آیا ہوں کہ تم سے روح القدس کی بابت بات چیت کروں۔ جب میں نے دریافت کیا کہ کیا تم کوئی سفارشی چٹھی لائے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے چٹھی لینے کے واسطے وقت نہ تھا۔ میں نے کہا خیر اس وقت تو میں ایک مجلس کو جاتا ہوں تم مشن گھر میں چلے جاؤ میں واپس آکر تم سے ملونگا اور تمہارے کھانے پینے کا انتظام کرونگا۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

محبّت مسیح

غزل

کُھلی تجھ پہ اس وقت کلفت کسی کی۔
ترے دل کو جب ہو اُلفت کسی کی

چُھپا چند کا عالم آنکھوں میں چھایا
نظر آئی جب دل میں صورت کسی کی

جو دل ہی نہ قابو میں ہو اپنا زاہد
تو پھر کون سمجھے عبادت کسی کی

عبث عشق پیشے سے کرتے منع ہیں
ہمیں کیا خوش آئے نصیحت کسی کی

مری اشکباری کا باعث نہ پوچھو
جو کھپ جائے آنکھوں میں صورت کسی کی

وہ انسان کیا ہو جہاں میں نہ جس کو
محبّت کسی کی مُروّت کسی کی۔

ستانے کا عادی ہے یہ چرخ ظالم۔
خوش آتی نہیں اس کو رحمت کسی کی

خدا ان کو عسرت دکھاتا ہے دائم۔
نہیں دیکھ سکتے جو عشرت کسی کی

نہ چھوڑینگے عشق مسیح تا قیامت
نہیں سنتے گشتہ نصیحت کسی کی۔

از ڈاکٹر بھگوان داس۔ گشتہ۔
تلیل ہندوستان ہند۔

انتخاب الاخبار

انتقام کا خوفناک اور ہلاک جذبہ کئی رشتہ دار قتل کئے گئے

بعض ترکمنیہ لوگ اپنے اندر انتقام لینے کی ایسی گرہ باندھ لیتے ہیں۔ جو آخر میں جاکر ایک خوفناک شکل اختیار کر لیتی ہے۔ صوبہ مدراس کے ایک چھوٹے قصبہ سے ایک سنسنی خیز دردناک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں پر مسٹر کے۔ مراد و چلم پلے (جو وہاں کے مشہور سوداگر تھے۔) اچانک ہی رات کے وقت قتل کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مراد و چلم پلے کے مکان پر اس کا ایک رشتہ دار ٹھہرا ہوا تھا۔ جسے مسٹر موصوف سے کسی جائداد کے متعلق ذاتی عناد تھا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر موصوف کا قاتل یہی رشتہ دار ہے۔ قاتل جونہی حملہ کرکے بھاگا۔ مسٹر موصوف کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور مقتول کسی قسم کا راز انکشاف نہ کر سکا۔ قاتل کے تعاقب میں پولیس اسٹیشن پر پہونچی۔ لیکن قاتل ایک باغ میں چھپ رہا۔ آخر دو بجے وہ گھنے باغ سے اپنا تیز چاقو چمکاتا اور گھماتا ہوا نکلا۔ اور عام مجمع کے اندر کود پڑا۔ جو بھی اُس کے سامنے آیا۔ اس نے اسے زخمی کیا۔ آخر پولیس نے اس کے ہاتھ سے وہ چاقو چھینا۔ قاتل اپنے پکڑے جانے پر سخت پیچ و تاب کھا رہا ہے۔ کیونکہ اس کا ارادہ تمام رشتہ داروں کو قتل کرڈالنے کا تھا۔ کیونکہ وہ مقتول کی طرف داری کرتے تھے۔ اُف انتقام کا جذبہ کس قدر خوفناک اور خطرناک ہے!

مسلمانوں کے اندر آجکل کیا جذبہ کام کر رہا ہے

مسلمانان ہند ٹرکی کے جنگ سے کچھ ایسے بوکھلا گئے ہیں کہ بعض یہ بھی بھولجاتے ہیں کہ وہ کس کی

رہا یا ہیں مسلمانوں نے اپنی پرجوش تقریروں تحریروں پمفلٹوں
کے بعد جو قدم آگے بڑھایا ہے۔ وہ یورپ کی اشیاء کا بائیکاٹ
ہے۔ بائیکاٹ کے متعلق حسرت موہانی نے ایک بھڑکیلی غزل
لکھی ہے۔ جسے ہم سلم گزٹ سے یکے بعد دیگرے درج کرتے ہیں۔ اس
سے ظاہر ہو جاویگا کہ مسلمانان ہند کے اندر آجکل کونسا جذبہ
کام کر رہا ہے۔

غزل

غضب ہے کہ پابند اغیار ہو کر
مسلمان رہ جائیں یوں خوار ہو کر

سمجھتے ہیں سب اہل مغرب کی چالیں
مگر پھر بھی بیٹھے ہیں بے کار ہو کر۔

اٹھے ہیں جفا پیشگان مہذب
ہمارے مٹانے پہ طیار ہو کر

تقاضائے غیرت یہی ہے عزیزو
کہ ہم بھی رہیں ان سے بیزار ہو کر

ابھی تم کو سمجھے نہیں اہل مغرب۔
بتا دو انہیں گرم پیکار ہو کر

فریب و دغا کے مقابل میں تم بھی
نکل آؤ بے رحم و خونخوار ہو کر

کہیں صلح و نرمی سے رہ جائے دیکھو۔
نیا عقدۂ جنگ دشوار ہو کر۔

یہ ترک و عرب تھان لیں اپنے دل میں
رہیں گے نہ محکوم کفار ہو کر

وہ ہم کو سمجھتے ہیں احمق جو حسرت
وفا کے ہیں طالب دل آزار ہو کر

جن الفاظ کو ہم نے موٹا کر دیا ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا
ہے کہ آجکل مسلمانوں کو کیا بننے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔
آدیہ گوٹ۔

لڑائی کی خبر

پورٹ سعید سے خبر آئی ہے کہ ترکیوں کا بڑا جنگی جہاز حمیدیہ سوئیز
کنال میں داخل ہو کر بحیرہ قلزم کی طرف جا رہا ہے۔ اس جہاز کی
کامیابی کی خبر سنکر ترکیوں کے فوجی افسر طوب کی طرف بڑھکر
ٹنے دوس تک پہونچے۔ لیکن جس وقت یونانی لوگ دکھلائی دیئے
تو یہ واپس لوٹ آئے۔ لیکن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے
یونانیوں پر تین سو سے زیادہ توپ کے گولے چھوڑے۔ پر
سچ تو یہ ہے کہ ان کے جنگی جہاز اثر توفیق۔ اور طور گت رئیس
پر بہت صدمہ پہونچا۔ طور گت رئیس میں ایک توپ کا گولا
ایسا پھٹا کہ اس جتھے میں جتنے لوگ تھے سب مر گئے۔ اور
دونوں بڑی توپیں ناکام ہو گئیں حمیدیہ نے بروت پہونچنے
پر ایک جرمن جہاز دیکھا۔ اور اس کو یونانی جہاز سمجھ کر بھاگنا
شروع کیا اور پورٹ سعید میں پہونچکر پناہ لی۔

ترکیوں نے

جو یورپ کی سلطنتوں کو عہد
پیمان کی نسبت جواب دیا ہے۔

اس میں درج ہے کہ ایڈیانوپل کا وہ حصہ جہاں مقبرے اور
مسجدیں وغیرہ ہیں اگر بلگیرین لوگوں کو دی جاویں تو کل ملک
میں گڑبڑی مچ جائے گی۔ اور بلوے وغیرہ ہونے لگیں گے۔
اور جزیرے اگر دیئے جائینگے تو ان میں ہمیشہ ترکیوں کی خلاف
کارروائی اور نیز غدر وغیرہ ہوا کرینگے۔ ترکیوں نے آخر میں یہ
کہا کہ جس قدر علاقہ چھوٹ گیا ہے وہ بہت ہے اور اب انکو
اور زیادہ نہ دیا جاوے۔

اس کو بلگیرین ایلچیوں نے نامنظور کیا ہے۔ اور نوٹس
دی کہ اب لڑائی دوبارہ شروع کی جاویگی۔ پس اب اگر
یورپ کی بڑی سلطنتیں کچھ خاص انتظام نہ کر سکیں گی
تو دو ایک روز میں دوبارہ لڑائی کے جاری ہونے کی خبریں
آنے لگیں گی۔ بلکہ لڑائی اب بھڑک رہی ہے

ریسیدز

پادری ڈبلیو ای گارڈن ۱۹۱۳ء۔ ۸ ہیڈ ماسٹر ایس ایم
سکول ۱۹۱۳ء ۸ پادری آر۔ سٹیورٹ ۱۹۱۳ء ۸ پادری
یوسف ۱۹۱۳ء ۸ ماسٹر چتر بھوج ۱۹۱۳ء ۸ ہیڈ ماسٹر ایم
ای مشن (م) ۱۹۱۳ء ۸ پادری اے۔ جی۔ گریکوری۔
۱۹۱۳ء ۸ پادری آر سمین ۱۹۱۳ء ۸ مسٹر مسیح دیال ۱۹۱۳ء
پادری امیر خاں ۱۹۱۳ء ۸ پادری ایس۔ کرنیلوس ۱۹۱۳ء
۸ ڈاکٹر وائی۔ اے۔ اسرائیل ۱۹۱۳ء ۸ پادری آر۔ ایچ
اے ہسلم ۱۹۱۳ء ۸ مسٹر ظہور مسیح ۱۹۱۳ء ۸ پادری
نظام الدین ۱۹۱۳ء ۸ مسٹر ایم۔ پال ۱۹۱۳ء ۸ پادری
آگیا مسیح ۱۹۱۳ء ۸ مسٹر ایس ڈیوڈ ۱۹۱۳ء ۸ پادری۔
ولیم ہنٹلی۔ ایم۔ اوڈی ۱۹۱۳ء ۸ مس جے جیکب ۱۹۱۳ء
۸ مسٹر ڈی۔ ایچ۔ ایم کیدار ۱۹۱۳ء ۸ مس جیکب تھامیل
۱۹۱۳ء معہ بقایا ۸ پادری بوٹسل ۱۹۱۳ء ۸ پادری۔
سوہن لعل ۱۹۱۳ء ۸ سیکرٹری نارتھ انڈیا (ب) ۱۹۱۳ء
۸ سپرنٹنڈنٹ گڈ سمیرین ہسپتال ۱۹۱۳ء ۸ پادری ایچ
جے سمتھ ۱۹۱۳ء ۸ ڈاکٹر ایف ڈی ٹامس ۱۹۱۳ء ۸ پادری
جسونت سنگھ ۱۹۱۳ء ۸ مسٹر ایم۔ سی۔ سموئیل ۱۹۱۳ء
۸ پادری یعقوب مسیح ۱۹۱۳ء ۸ ڈاکٹر نذیر اللہ ۱۹۱۳ء
۸ پادری کانسٹنٹ ڈیرانگ ۱۹۱۳ء ۸ مسٹر جے الگزنڈر
۱۹۱۳ء ۸ پادری ولیمی ۱۹۱۳ء ۸ مسز اے ولیس ۱۹۱۳ء
۸ سپرنٹنڈنٹ گرلس سکول (س) ۱۹۱۳ء ۸ مسٹری۔ این بوس
۱۹۱۳ء ۸ سپرنٹنڈنٹ ریڈنگ روم (پ) ۱۹۱۳ء ۸ تھیالوجیکل
سیمنری ۲ کاپی ۱۹۱۳ء ۸ مسز اے پیٹرز ۱۹۱۳ء ۸
سٹرامنڈ وتا ۱۹۱۳ء معہ بقایا ۸ ہیڈ ماسٹر مشن سکول (ا)
۳ کاپی ۱۹۱۳ء ۸ پادری ایس مسیح ۱۹۱۳ء ۸ بابو
گوپی چند ۱۹۱۳ء ۸ پادری ایم۔ بی۔ گولڈ سمتھ ۲ کاپی
۱۹۱۳ء ۸ میسرز لالہ پرشاد ۱۹۱۳ء ۸ ڈاکٹر ڈبلیو
اے ولسن معہ بقایا ۱۹۱۳ء ۸ (باقی داشتہ)

حالات جاپان اُردو	۳ر و ۸ر	اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی	طریق دُعا	۴ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر	تاریخ مذہب	۸ر	مسیح کے خاص دوست	۸ر
چندر لیلا ساودھنی ۲ر و ۶ر	گورمکھی ۲ر	تاریخ روم	۸ر	کشف الحقائق	۸ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	بے گناہ نبی	۳ پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر	تاریخ یونان	۸ر	فارقلیط	۳ پائی
تناسخ کا کھنڈن	۰۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
سیر سند	عہ	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	حضرت محمد	۳ پائی
بچوں کی پرورش	۱ر	حیات پولوس	۴ر	انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر	حیات داؤد	۸ر	اسمار الٰہی	۳ پائی
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	خدا کے دس حکم	۳ پائی
دو سوال (نامنگ تعلیم کارڈ از رونے فلاسفی)	۳ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
سورج پرکاش	۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر	گنجینۂ اسلام رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳ پائی
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	نماز	۳ پائی
ملکہ روت کا احوال 〃	۶ر	تلاش حق اردو رومن اُردو ۳ر و ۶ر		قران	۳ پائی
موسیٰ کا احوال 〃	۶ر	دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر		سچا اسلام	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	رومن اُردو ۸ر *		یسوع مسیح	〃
ویدک تصنیفات	۹ر	عزت بے مثال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر		یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
اصلاح تمدن	۵ر	رومن اُردو ۸ر *		سورہ فاتحہ	۳ پائی
اصلاح زراعت	۰۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
صنعت و دستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	خدا ہمارا باپ	۳ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی	شادی کی بابت خیالات	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	〃	سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی	انصاف کا دن	۳ پائی
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی	صفائی کی ضرورت	۳ پائی	فہرست قرآن رومن اُردو فیجلد	۶ر
پرستش حیوانات	۳ پائی	دعوتِ اسلام	۶ پائی	لفظ دیو کی دیانندی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ڈی گریسولڈ	۲ر
تیرتھ	۶ پائی	مسیح کا نمونہ	۸ر		

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ایم ویری

صاحب آنریری سکریٹری سی۔ایل۔ایس بذریعہ وی۔پی *

ڈاکٹر الیس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر الیس کے برمن کا اصل عرق کافوری ہے جو ۲۹ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد و متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک ۱۲ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پنی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ہیضہ کے لئے بہت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشہا وغیرہ ریاح کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ۵ر

ڈاکٹر الیس کے برمن ۵ دوتا راچند دوسٹریٹ کلکتہ

پریسٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جیکدے سکولوں میں تعلیم پاتے و وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۷۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے یو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ روپیہ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی سیار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ بازیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲ر میں بھیجا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکریٹری لکھی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۲ر
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۲ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۷	۱۲	۱
چوتھائی کالم	۱	۱۸	۱
نصف کالم	۱	۱	۱
پورا کالم	۱	۱	۱
پورا صفحہ	۱	۱	۱

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگار کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط سفر و نشر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے کی وقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے + ایڈیٹر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

زیر نگرانی مشنری

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

موقتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں بعوض ۳ یا زیادہ علاوہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن درکشاکرد نوٹل وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشائف سے معلوم کرو نوٹ لو +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام والکی پراگندہ چھپا)